

۱۔ شرح : عاشق نے محبوب کو رام کرنے کی غرض سے مجنوں اور لیلیٰ کا قصہ سنایا جب یہ بتایا کہ لیلیٰ قیس کی دلداری کے لیے اس کے پاس صحرا میں پہنچ گئی تھی تو ستم دیکھیے کہ اس پر محبوب کے دل میں کوئی مہربانی اور کوئی ملائمت پیدا نہ ہوئی، بلکہ وہ تعجب سے بولا کہ آیا دنیا میں ایسا بھی ہوتا ہے ! یعنی یہ بھی ہوتا ہے کہ محبوب بے حجاب ہو کر عاشق کے پاس پہنچ جائے۔

مولانا طباطبائی نے اس شعر سے لزوم کا ایک طویل سلسلہ پیدا کیا ہے۔ فرماتے ہیں، لیلیٰ کے اس فعل پر تعجب کا سبب یہ ہوا کہ محبوب نے ایسا شرم و حیا کے خلاف سمجھا۔ شرم و حیا کے خلاف سمجھنے سے یہ معنی لازم آئے کہ لیلیٰ پر اس نے تشنیع کی، یعنی اسے طعنہ دیا۔ ساتھ ہی یہ حقیقت ظاہر ہو گئی کہ خود محبوب کے نزدیک عاشق کی خبر لینے میں شرم و حیا مانع ہے۔ غرض اس شعر میں بلاغت کی وجہ یہی سلسلہ لزوم ہے۔

۲۔ شرح : اے غالب ! مجھے محبوب کے نازک دل پر رحم آتا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ تو اس کا فر کو عشق کی آزمائش میں سرگرم نہ کر۔

مطلب یہ کہ عاشق عشق کا امتحان دینے کے لیے نہ محض تیار ہے، بلکہ محبوب کو آمادہ کر رہا ہے کہ وہ اٹھے اور جس طریقے پر چاہتا ہے، آزمائش کر لے۔ آزمائش کا سب سے بڑا ذریعہ وہ ہے، جس میں عاشق کو جان قربان کر دینے کی نوبت آئے۔ عاشق اس کے لیے بھی ہمہ تن تیار ہے، لیکن اس کا رفیق اور ندیم عاشق کو سمجھا رہا ہے کہ بھئی ! تو تو جاں نثاری سے اپنے عشق کا ثبوت دے دے گا، مگر محبوب کا دل نازک ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ تیرے جان دے دینے پر پشیمان و ملول ہو گا اور اس کا نازک دل ملال برداشت نہ کر سکے گا۔ بہتر یہ ہے کہ تو اسے عشق کی آزمائش پر آمادہ نہ کرتا کہ اس